مسلمان کی

عزّت کیجئے...!

23-December-2022

جمعہ کے اجتماع میں ہونے والا بیان

(For Islamic Brothers)

جمعہ کا بیان (23 دسمبر، 2022ء)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ ائمہ مساجِد کے تحت (مساجِد کے لئے)

مسلمان کی عزّت کیجئے...!

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...پیارے آقا صلی اللہُ علیہ وآلہٖ وسلّم نے چادر عطا فرمائی
- ...مسلمان کی بے عزّتی حرام ہے
- ...مسلمان کو تکلیف پہنچانا سخت ترین گُناہ ہے
- ...سود سے بڑا گناہ
- ...سورۂ حُجُرات میں اجتماعی زندگی کے آداب

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامِک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم: جسے کوئی اَہم حاجت دَرپیش ہو، وہ مجھ پر کَثرت سے درود شریف پڑھے کیونکہ درودِ پاک دُکھ، دَرد اور مصیبتوں کو دُور کرتا اور رِزق میں اِضافہ کرتا ہے۔[1]

دُور ہو جائیں دُنیا کے رنج و اَلَم
ہو عطا اپنا غم دیجئے چشمِ نم
مال ودولت کی کثرت کا طالب نہیں
تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُود وسلام[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے چادر عطا فرمائی

حضرت جریر بن عبد اللہ بَجَلی رضی اللہ عنہ صحابیٔ رسول ہیں، آپ نے 10 سن ہجری، ماہِ رمضان المبارک میں اسلام قبول کیا، بہت حسین و جمیل اور خوبصورت تھے، مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: جَرِیْرٌ یُوْسُفُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ جریر بن عبد اللہ اس اُمَّت کے یُوسف ہیں۔[3]

1 ...بُستان الواعِظین، صفحہ: 241۔
2 ...وسائل بخشش، صفحہ: 604۔
3 ...اُسدُ الغابۃ، جلد: 1، صفحہ: 529۔

ایک مرتبہ سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صلی اللہُ علیہِ وآلہٖ وسلّم اپنے مبارک حجرے میں تشریف فرما تھے، صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان حاضِر ہوئے، یہاں تک کہ حجرہ مبارک بَھر گیا، مزید کسی کے بیٹھنے کی جگہ باقی نہ رہی، حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہُ عنہ بھی آ گئے، جگہ تو تھی نہیں، لہٰذا آپ دروازے ہی میں بیٹھ گئے، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صلی اللہُ علیہِ وآلہٖ وسلّم نے انہیں دیکھا تو اپنی چادر مبارک لپیٹ کر ان کی طرف اُچھال دی اور فرمایا: جریر! یہ چادر بچھا کر اس پر بیٹھ جاؤ...!

اللہ اکبر! سرورِ انبیا، محبوبِ خُدا صلی اللہُ علیہِ وآلہٖ وسلّم کی جانِب سے ایسی عزّت افزائی کوئی معمولی بات تو نہیں تھی، اب صحابیٔ رسول حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہُ عنہ کا ادب اور عشقِ رسول دیکھئے! آپ نے چادر مبارک کو زمین پر گرنے نہ دیا، لپک کر چادر مبارک کو ہاتھوں پر لیا، اسے چوما اور آنکھوں پر لگا کر بے اختیار رونے لگے، روتے روتے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ علیہِ وآلہٖ وسلّم! آپ نے مجھے عزّت بخشی، اللہ پاک آپ کی عزّتوں میں مزید اضافہ فرمائے، میری یہ مجال نہیں کہ میں آپ کی مبارک چادر پر بیٹھوں، یہ کہہ کر آپ نے چادر مبارک بارگاہِ رسالت میں پیش کر دی۔

اس پر اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ علیہِ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: اِذَا اَتَاکُمْ کَرِیْمُ قَوْمٍ فَاَکْرِمُوْہُ یعنی جب تمہارے پاس قوم کا عزّت دار شخص آئے تو اس کی عزّت کرو![1]

اے عاشقانِ رسول! قربان جائیے! رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صلی اللہُ علیہِ وآلہٖ وسلّم کی ان خوش گوار اور نِرالی اداؤں پر...!! دوجہاں کے سردار ہیں، اللہ پاک نے اپنی محبوبیّت کا تاج عطا فرمایا، نبیوں کا امام بنایا، اتنا اَرْفَع و اعلیٰ، بلند ترین مقام ہونے کے باوُجود مبارک انداز دیکھئے!

---

1 ...مکارم الاخلاق، صفحہ: 60 تا 61، حدیث: 71۔

کیسے نِرالے ہیں، ایک غُلام حاضِر ہوتے ہیں اور سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم انہیں اپنی چادر عطا فرماتے ہیں۔ سُبْحٰنَ الله!

ایسا تو کہیں سُنا نہ دیکھا	بندوں کا اُٹھائیں بار آقا
ہو جانِ حسنؔ نثار تجھ پر	ہو جاؤں ترے نثار آقا[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

ہر مسلمان عزّت دار ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے مسلمان کو عزّت سے نوازا ہے، کوئی غریب ہے یا امیر، کوئی گورا ہے یا کالا، ہر وہ شخص جس کے دِل میں ایمان کا نور موجود ہے، اس کے سر پر عزّت کا تاج بھی سجا ہوا ہے، اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ (پارہ:28، سورۂ منٰفقون:8)	ترجمۂ کنزُالایمان: اور عزّت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں صاف صاف فرمادیا کہ عزّت اللہ رَبُّ العزّت کی ہے، اس کی عطا سے اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم عزّتوں والے ہیں اور محبوبِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے صدقے میں آپ کا ہر غُلام عزّت والا ہے۔ تفسیر صراطُ الجنان میں ہے: اس آیت سے 4 مسئلے معلوم ہوئے: (1): ہر مؤمن عزّت والا ہے، کسی مسلِم قوم کو ذلیل جاننا یا اسے کمین کہنا حرام ہے (2): مؤمن کی عزّت ایمان اور نیک اعمال سے ہے، روپیہ پیسہ سے نہیں (3): مؤمن کی عزّت دائمی ہے، فانی نہیں، اسی لئے مؤمن کی لاش اور قبر کی بھی عزّت کی جاتی ہے (4): جو مؤمن کو ذلیل سمجھے، وہ اللہ پاک کے نزدیک ذلیل ہے، بندہ غریب ہو،

---

[1] ...ذوقِ نعت، صفحہ: 65و67 ملتقطاً۔

مسکین ہو مگر ہو مسلمان تو وہ عزّت والا ہے جبکہ کوئی کتنا ہی امیر ہو، مالدار ہو مگر ہو کافِر تو عزّت والا نہیں بلکہ جانوروں سے بھی بدتَر ہے۔[1]

مسلمان کی عزّت

اِبْنِ ماجہ شریف میں ہے، جانِ کائنات، **فخرِ موجودات** صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کعبہ شریف کو مخاطب کرکے فرمایا: اے کعبہ تُو کیسا پاکیزہ ہے! تیری خوشبو کیسی پاکیزہ ہے! تُو کیسا عظیم ہے! تیری عزّت بھی کتنی بلند ہے! اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی جان ہے، بے شک ایک مؤمن کی عزّت اللہ پاک کے ہاں تیری عزّت سے زیادہ ہے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمائیے! اللہ پاک نے مسلمان کو کیسی عزّتوں سے نوازا ہے، یقیناً درجات کے اعتبار سے عزّتوں میں کمی بیشی تو ہے، ایک ولیُ اللہ کی اور عام مؤمن کی عزّت برابر نہیں ہے، اسی طرح عُلَما کی عزّت عوام کی عزّت سے کہیں بڑھ کر ہے مگر عزّت تو سب ہی کی ہے، جس کے دِل میں بھی نورِ ایمان موجود ہے، اس کے سَر پر عزّت کا تاج بھی سجا ہوا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہر مسلمان کی عزّت کریں، اُس کی حُرمت کا خیال رکھیں۔

اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی، مکی مدنی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جو بندہ اپنے مسلمان بھائی (کی عزّت کرتے ہوئے، اس) کے گھوڑے کی رِکاب پکڑے، اس کا یہ عَمَل کسی لالچ کی وجہ سے نہ ہو، کسی قسم کے خوف کے سبب نہ ہو (بلکہ خالص اللہ پاک کی رضا کے لئے ہو) تو غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ اللہ پاک اس رکاب پکڑنے والے کی مَغفِرَت فرما دیتا ہے۔[3]

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ: 28، سورۂ منٰفقون، تحت الآیۃ: 8، جلد: 10، صفحہ: 169۔

2 ... ابن ماجہ، کتاب الفتن، صفحہ: 633، حدیث: 3932۔

3 ... معجم اوسط، جلد: 1، صفحہ: 287، حدیث: 1012۔

پہلے دور میں گھوڑوں پر سَفَر ہوتے تھے تو عزّت افزائی کا یہ طریقہ تھا کہ ایک شخص گھوڑے کی لگام پکڑ لیتا تھا تاکہ سوار ہونے والا آسانی سے سُوار ہو جائے، اسی طرح جب کوئی گھوڑے سوار آتا تو جلدی سے آگے بڑھ کر گھوڑے کی لگام پکڑ لیتے تھے، تاکہ گھوڑے سُوار آسانی سے اُتر جائے۔ آج کے دَور میں اس کی مثال یوں بنے گی کہ مثلاً ایک شخص موٹر سائیکل پر آیا، دوسرا جلدی سے آگے بڑھ کر موٹر سائیکل پکڑ لے کہ لائیے! میں پارک کر دیتا ہوں، اس عَمَل سے اسے کوئی لالچ نہ ہو کہ مثلاً سیٹھ صاحِب ہیں، کوئی نگران صاحب ہیں، میں ان کی عزّت کروں گا تو یہ مجھ پر نوازشات کے دروازے کھول دیں گے، نہ ہی کوئی خوف ہو کہ سیٹھ صاحب یا نگران صاحب تشریف لائے ہیں، اگر آگے بڑھ کر موٹر سائیکل پارک نہیں کروں گا تو کھری کھری سُنائیں گے یا ناراض ہوں گے، ایسا کوئی معاملہ نہ ہو، نہ لالچ ہو، نہ کوئی خوف ہو بلکہ بندہ خالِصتاً اللہ پاک کی رضا کے لئے اپنے مسلمان بھائی کی عزّت کرے تو اس کی برکت سے اللہ پاک اُس عزّت کرنے والے کی مَغفِرَت فرما دیتا ہے۔

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک ہمیں مسلمانوں کی عزّت کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم۔

مسلمان کی عزّت دوسرے مسلمان پر حرام ہے

اللہ پاک کے آخری رسول، رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: **كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ** یعنی ہر مسلمان کا خون، مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔[1]

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اِس حدیثِ پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: کوئی مسلمان کسی مسلمان کا مال بغیر اس کی اجازت نہ لے، کسی کی آبروریزی (یعنی بے عزّتی) نہ کرے،

(1)... مسلم، کتاب البر والصلۃ، صفحہ: 1386، حدیث: 2564۔

کسی مسلمان کو ناحق اور ظُلماً قتل نہ کرے، کہ یہ سب سخت جُرم ہیں۔[1]

مفتی صاحب ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: مسلمان کو نہ تو دل میں حقیر جانو! نہ اُسے حقارت کے الفاظ سے پکارو! نہ ہی بُرے لَقَب سے یاد کرو! نہ اس کا مذاق بناؤ! آج ہم میں یہ عیب بہت ہے، پیشوں، نَسبوں، یا غربت و اِفلاس کی وجہ سے مسلمان بھائی کو حقیر جانتے ہیں کہ وہ پنجابی ہے، وہ بنگالی ہے، وہ سندھی ہے، وہ سرحدی ہے، اسلام نے یہ سارے فرق مٹا دیئے۔ شہد کی مکھی مختلف پھولوں کے رس چوس لیتی ہے تو ان کا نام شہد ہو جاتا ہے۔ یوں ہی جب حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلَّم کا دامن پکڑ لیا تو سب مسلمان ایک ہوگئے، حبشی ہو یا رُومی![2]

دامنِ مصطفےٰ سے جو لپٹا یگانہ ہوگیا | جس کے حضور ہوگئے اس کا زمانہ ہوگیا

مسلمان کی بے عزّتی حرام ہے

حَجَّةُ الْوَدَاع کا موقع تھا، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے مِنٰی شریف میں خطبہ ارشاد فرمایا، اس خطبے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کو مخاطب کر کے فرمایا: اَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟ یہ کون سا مہینا ہے؟ (بالکل واضح سی بات تھی، حج کا موقع ہے اور حج ذُوالحجۃ الحرام ہی میں ادا کیا جاتا ہے لیکن صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کا ادب دیکھئے!) صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کو گمان ہوا کہ شاید حُضُور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلَّم اس مہینے کا نام تبدیل فرمانے والے ہیں، لہٰذا عرض کیا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلَّم بہتر جانتے ہیں۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَلَيْسَ ذُوالْحِجَّةِ؟ کیا یہ ذُوالحج کا مہینا نہیں؟ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے عرض کیا: کیوں نہیں (یعنی جی ہاں! ذُوالحج کا ہی مہینا ہے)۔ رسولِ اکرم،

1...مرآۃ المناجیح، جلد:6، صفحہ:553۔
2...مرآۃ المناجیح، جلد:6، صفحہ:552 ملتقطاً۔

نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے دوسرا سوال کیا: اَیُّ بَلَدٍ ھٰذَا؟ یہ کون سا شہر ہے؟ (یہ بھی بالکل واضح بات تھی، حج مکے ہی میں ادا کیا جاتا ہے مگر صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے اس بار بھی ادب کرتے ہوئے) عرض کیا: اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَلَیْسَ الْبَلْدَۃَ؟ کیا یہ بَلْدَہ (یعنی مکہ مکرمہ) نہیں ہے؟ سب نے عرض کیا: کیوں نہیں (بالکل یہ مکہ مکرمہ ہی ہے)۔ رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے تیسرا سوال کیا: اَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا؟ یہ کونسا دِن ہے؟ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے اس بار بھی ادباً عرض کیا: اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَلَیْسَ یَوْمَ النَّحْرِ؟ کیا یہ یومُ النَّحر نہیں ہے؟ سب نے عرض کیا: کیوں نہیں، (یہ یومُ النحر یعنی قربانی ہی کا دِن ہے)۔

اب رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بے شک جیسے اس دِن کی، اس شہر اور اس مہینے میں حُرمت و عزّت ہے، تمہارے خُون، تمہارے مال اور تمہاری عزّتیں ایسے ہی ایک دوسرے پر حرام ہیں۔ (1)

خدایا! کسی کا نہ دل میں دکھاؤں | اَماں تیرے اَبَدی عذابوں سے پاؤں

مسلمان کو تکلیف پہنچانا سخت ترین گُناہ ہے

مفتی صاحب ایک مقام پر فرماتے ہیں: یعنی جیسے ماہِ ذِی الحج میں خصوصاً عرفہ کے دن، حرم شریف کی زمین میں گُناہ کرنا بد ترِین جُرم ہے کہ اس میں 3 جُرموں کا مجموعہ ہے: (1): گُناہ ایک جُرم (2): محترم جگہ کی بے حرمتی دوسرا جُرم (3): حرمت والی تاریخ و مہینا کی بے ادبی تیسرا جرم، ایسے ہی مسلمان کا خُون بہانا، مال لُوٹنا (اور عزّت پامال کرنا) کئی جرموں

(1)... بخاری، کتاب المغازی، باب حجۃ الوداع، صفحہ: 1092، حدیث: 4406 ملتقطاً۔

کا مجموعہ ہے کہ یہ ظُلم بھی ہے، اللہ پاک کی ناراضی کا باعث بھی ہے اور رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ علیہ وآلہٖ وسلَّم کی تکلیف کا سبب بھی ہے۔[1] کہ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذٰنِیْ جس نے مسلمان کو تکلیف پہنچائی، اس نے مجھے تکلیف پہنچائی۔[2]

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹھیں | بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یارَبّ!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سود سے بڑا گُناہ

حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صلی اللہُ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان سے دریافت فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پاک کے نزدیک سود سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے عرض کیا: اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم یعنی اللہ پاک اور اس کا رسول صلی اللہُ علیہ وآلہٖ وسلَّم بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ صلی اللہُ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک کے نزدیک سود سے بڑھ کر گناہ مسلمان کی عزت کو حلال سمجھنا ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سورۂ حُجُرات میں اجتماعی زندگی کے آداب

اے عاشقانِ رسول! سورۂ حُجُرات 26 ویں سپارے کی ایک مختصر سُورت ہے، صِرف 2 رکوع اور 18 آیات کی اس مختصر سُورت میں بہت ساری تعلیمات دی گئی ہیں، بالخصوص

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد: 4، صفحہ: 115 بتغیر قلیل۔
2 ...معجم اوسط، جلد: 2، صفحہ: 387، حدیث: 3607۔
3 ...شُعب الایمان، باب فی تحریم اعراض الناس، جلد: 5، صفحہ: 298، حدیث: 6711۔

مسلمانوں کو اجتماعی (یعنی مل جُل کر رہنے والی)زندگی کے آداب سکھائے گئے ہیں یعنی ہم نے اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ کیسا رویّہ رکھنا ہے، ہمارے والدین ہوں یا بہن بھائی، پڑوسی ہوں یا اَہْلِ محلہ، کوئی دُور کا عزیز ہو یا بالکل اجنبی غرض ہر وہ شخص جو مسلمان ہے، چاہے وہ دُنیا کے کسی کونے میں بھی رہتا ہے، جب بھی ہماری اس سے ملاقات ہو، ہم نے اس کے ساتھ کیسا سلوک کرنا ہے، اس تعلق سے سورۂ حُجُرات میں 6 مدنی پھولوں کا حسین گلدستہ بیان کیا گیا ہے۔

آیئے! قرآنِ کریم کے عطا کردہ یہ 6 مدنی پھول سُنتے اور آج ہی سے انہیں اپنے کردار کا حِصّہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم!

(1): کسی کا مذاق نہ اُڑاؤ...!!

اللہ پاک نے پارہ:26، سورۂ حُجُرات کی آیت نمبر 11 میں ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّۚ (پارہ:26، سورۂ حجرات:11)	ترجَمۂ کنزُالایمان: اے ایمان والو نہ مرد مردوں سے ہنسیں عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے دُور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں۔

مسلمان کی عزّت و تعظیم میں سے ہے کہ کسی طرح بھی اس کا مذاق نہ اُڑایا جائے۔ آیتِ کریمہ کے اس حصّے میں اسی بات کی تعلیم دی گئی ہے کہ کوئی مرد دوسرے مرد کا اور کوئی عورت دوسری عورت کا مذاق نہ اُڑائے۔

آج کل ہمارے ہاں یہ وبا بہت عام ہے ✿ کسی نے داڑھی شریف کی سُنّت سجالی تو اس

پر تنقید ❀ کوئی عمامے شریف کا تاج سجالے تو اس پر تنقید ❀ کوئی آدھی پنڈلی تک سُنّت کے مطابق کرتا پہنتا ہے تو اس پر تنقید ❀ بے چارے غریب کے لباس پر طعن و تشنیع کرتے ہیں ❀ دوسروں کی نقل اُتار کر ان کے انداز کا مذاق اُڑایا جاتا ہے ❀ یہاں تک کہ بعض نادان قُدرت کی بنائی ہوئی چیزوں کا بھی مذاق اُڑاتے ہوئے بالکل نہیں شرماتے ❀ کسی کی آنکھ ٹیڑھی ہے تو اسے بھینگا کہہ کر مذاق اُڑائیں گے ❀ کسی کی ناک لمبی ہے تو اس کی ناک کا مذاق ❀ کسی کے ہونٹ موٹے ہیں تو اس کے ہونٹوں کا مذاق ❀ کسی بے چارے کی ٹانگ میں مسئلہ ہے تو اسے لنگڑا کہہ کر مذاق اُڑاتے اور سامنے والے کی عزّتِ نفس کی دھجیاں اُڑاتے ہیں۔

مذاق اُڑانے کے عذابات

آہ! ہماری بے احتیاطیاں، آہ! یہ غفلت...! اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: لَاتُمَارِ أَخَاكَ وَلَاتُمَازِحْهُ اپنے بھائی سے جھگڑا نہ کرو، نہ اس کا مذاق اُڑاؤ۔ (1)

ایک حدیثِ پاک میں ہے: بلاشُبہ لوگوں کا مذاق اُڑانے والے کے لئے جنّت کا دروازہ کھولا جائے گا، پھر اسے بُلایا جائے گا: آؤ! قریب آؤ...! جب وہ جنّت کے قریب آئے گا تو دروازہ بند کر دیا جائے گا، اسی طرح کئی بار کیا جائے گا۔ (2)

---

1 ...ترمذی، کتاب البر والصلة، صفحہ: 484، حدیث: 1995۔

2 ...شُعب الایمان، باب تحریم اعراض الناس، جلد: 5، صفحہ: 311، حدیث: 6757۔

(2): کسی کو طعنہ نہ دو...!

اجتماعی زندگی کے آداب کا دوسرا مدنی پھول بیان کرتے ہوئے اللہ پاک نے فرمایا:

وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ (پارہ:26،سورۂ حجرات:11) | ترجَمہ کنزُالایمان: اور آپس میں طعنہ نہ کرو۔

تفسیر صراطُ الجنان میں ہے: یعنی زبان یا اِشارے کے ذریعے ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ، کیونکہ مؤمن ایک جان کی طرح ہیں، جب کسی مؤمن پر عیب لگایا جائے گا تو گویا اپنے پر ہی عیب لگایا جائے گا۔(1)

آہ! اب ہمارے ہاں دوسروں کو طعنے دینے کی وبا بھی بہت عام ہے ❊ کوئی سُنّتیں اپنائے ❊ اپنا اُٹھنا بیٹھنا ❊ چلنا پھرنا ❊ کھانا پینا ❊ پہننا وغیرہ سُنّت کے مطابق کرلے تو اس پر طعنوں کے تِیر برسائے جاتے ہیں ❊ غریب کو غُربت کا طعنہ دیا جاتا ہے ❊ کبھی کسی کی ذات کو کمتر سمجھ کر اُس کی ذات کا طعنہ دیا جاتا ہے (حالانکہ کوئی ذات ذلیل یا کمتر نہیں، عزّت کا معیار تقویٰ ہے) ❊ کوئی مزدوری کرتا ہے تو اسے مزدوری کا طعنہ ❊ کوئی ٹھیلہ لگاتا ہے تو اسے ٹھیلہ لگانے کا طعنہ ❊ جس کے ہاں صرف بیٹیاں ہی بیٹیاں ہوں، بیٹا نہ ہو، (حالانکہ بیٹی اللہ پاک کی رحمت ہے، اس کے باوُجود) اسے طعنے دیئے جاتے ہیں۔

رشتوں کا لین دین ہو یا خدانخواستہ طلاق وغیرہ کا معاملہ ہو جائے، تب تو شیطان خُوب کھل کر کھیلتا اور خُوب طعن و تشنیع کی آفت میں مبتلا کرتا ہے۔

طعن و تشنیع کی مذمت میں 2 احادیث

کاش! ہم اللہ و رسول کی تعلیمات کو سچّے دِل سے عملی طَور پر اپنالیں...! (1): حضرت ابو

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:26، سورۂ حجرات، تحت الآیۃ:11، جلد:9، صفحہ:430 بتغیر قلیل۔

درداء رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بہت لعنت کرنے والے، بہت طعنے دینے والے قیامت کے دِن نہ گواہ ہوں گے، نہ شفیع۔ (1)

حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: اُمَّتِ رسولُ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قیامت کے دن گزشتہ انبیائے کرام (عَلَیْہِمُ السَّلام) کی گواہ بھی ہو گی (یعنی یہ گواہی دے گی) کہ انہوں نے اپنی اُمّتوں کو تبلیغ فرمادی اور گنہگاروں کی شفاعت کرنے والی بھی ہو گی مگر جو مسلمان لعنت کرنے اور طعنے دینے کا عادِی ہو گا، وہ ان دونوں نعمتوں سے محروم رہے گا۔ لہٰذا دُنیا میں لعن طعن کے عادِی نہ بنو۔ (2)

(2): حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مؤمن نہ طعنہ دینے والا ہوتا ہے، نہ لعنت کرنے والا، نہ فُحش (یعنی بے ہُودہ) بکنے والا ہوتا ہے۔ (3)

فُحش بات کے معنٰی یہ ہیں: اَلتَّعْبِيرُ عَنِ الْأُمُورِ الْمُسْتَقْبَحَةِ بِالْعِبَارَاتِ الصَّرِيحَةِ یعنی شرمناک اُمور (مثلاً گندے اور بُرے مُعاملات) کا کُھلے الفاظ میں تذکرہ کرنا۔ (4)

اس حدیثِ پاک کی شرح میں مفتی صاحب رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ عُیُوب (یعنی طعنے دینا، لعنت کرنا اور فُحش بکنا، یہ) سچے مسلمان میں نہیں ہوتے، اپنے عیب نہ دیکھنا، دوسرے مسلمانوں کے عیب ڈھونڈنا، ہر ایک کو لعن طعن کرنا اسلامی شان کے خِلاف ہے۔ بعض لوگ جانوروں کو، ہوا کو گالیاں دیتے ہیں، بعض لوگ گالی پہلے دیتے ہیں، بات بعد میں

---

1 ... مسلم، کتاب البر والصلة، صفحہ: 1004، حدیث: 2598۔
2 ... مرآۃ المناجیح، جلد: 6، صفحہ: 451 بتغیر قلیل۔
3 ... ترمذی، کتاب البر والصلة، صفحہ: 481، حدیث: 1977۔
4 ... احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، جلد: 3، صفحہ: 122۔

کرتے ہیں، یہ سب اس حدیثِ پاک سے عِبرت پکڑیں۔[1]

(3): ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو...!

اجتماعی زندگی کے آداب میں سے تیسرا اَدب قرآنِ کریم نے یہ بیان کیا:

وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ (پارہ:26، سورۂ حجرات:11)	ترجمۂ کنزُ الایمان: اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو۔

صَدْرُ الاَفاضِل سیّد محمد نعیم الدِّین مراد آبادی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: (یعنی وہ نام) جو انہیں ناگوار معلوم ہوں (ان ناموں سے نہ پُکارو!) جیسے کسی کو لمبو! موٹو! کالُو! وغیرہ کہہ کر پُکارنا۔[2]

بُرے نام سے پُکارنے کا حکم

افسوس! آج کل یہ بلا بھی معاشرے میں عام ہوتی جارہی ہے، آدمی کا اَصْل نام بہت اچھا ہوتا ہے، پھر لوگ نہ جانے کیوں دوسروں کو بُرے ناموں سے پُکارتے ہیں۔ جس کا جو نام ہو، اس کو اُسی نام سے پُکارنا چاہئے، اپنی طرف سے کسی کا اُلٹا نام مثلاً لمبو، ٹھنگو وغیرہ نہ رکھا جائے، عموماً اس طرح کے ناموں سے سامنے والی کی دِل آزاری ہوتی ہے اور وہ اس سے چِڑتا بھی ہے، اس کے باوُجود پُکارنے والا جان بوجھ کر بار بار مزہ لینے کے لئے اسی الٹے نام سے پُکارتا ہے۔ میرے آقا، اعلیٰ حضرت، شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کسی مسلمان بلکہ کافرِ ذِمّی کو بھی شرعی حاجت کے بغیر ایسے الفاظ سے پُکارنا جس سے اس کی

---

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:6، صفحہ:469 بتغیر قلیل۔

2 ...خزائن العرفان، پارہ:26، سورۂ حجرات، تحت الآیۃ:11، صفحہ:950۔

دِل شکنی ہو، اُسے ایذا پہنچے، شرعاً ناجائز و حرام ہے، اگرچہ بات فِیْ نَفْسِہٖ سچی ہو۔[1] مثلاً کسی کا رنگ واقعی کالا ہے، اس کے باوُجود اسے کالو کہہ کر پُکارنے سے اس کی دِل آزاری ہوتی ہے تو اسے یُوں پُکارنا ناجائز و حرام ہی رہے گا۔

اُلٹے نام سے پُکارنے کی مذمت

حضرت عُمیر بن سعد رَضِیَ اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں، حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجْوَر صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے کسی کو اس کے نام کے عِلاوہ نام (یعنی بُرے لقب سے) بُلایا، اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(4): بدگمانی مت کیجئے...!

اجتماعی زندگی کے آداب میں سے چوتھا ادب اللہ پاک نے یہ بیان فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (پارہ:26، سورۂ حجرات:12)	ترجَمہ کنزُ الایمان: اے ایمان والو بہت گمانوں سے بچو بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے: آیت کے اس حِصّے میں اللہ پاک نے مسلمانوں کو بہت زیادہ گمان کرنے سے منع فرمایا کیونکہ بعض گمان ایسے ہیں جو محض گُناہ ہیں، لہٰذا احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ گمان کی کثرت سے بچا جائے۔[3]

1 ...فتاویٰ رضویہ، جلد:23، صفحہ:204۔
2 ...جامع صغیر، صفحہ:525، حدیث:8666۔
3 ...تفسیر صراط الجنان، پارہ:26، سورۂ حجرات، تحت الآیۃ:12، جلد:9، صفحہ:433۔

بدگمانی جھوٹ ہے

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، اللہ پاک کے نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ علیہِ وآلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اپنے آپ کو بدگمانی سے بچاؤ کہ بدگمانی بدتَرین جھوٹ ہے۔[1]

بدگمانی کے دینی و دُنیوی نقصانات

تفسیر صِرَاطُ الجِنَان میں ہے: (1): جس کے بارے میں بدگمانی کی، اگر اس کے سامنے اس کا اظہار بھی کر دیا تو اس کی دِل آزاری ہو سکتی ہے اور شرعی اجازت کے بغیر مسلمان کی دِل آزاری حرام ہے (2): اگر مسلمان کے سامنے اس کے متعلق بدگمانی کا اظہار نہ کیا، بلکہ اس کی پیٹھ پیچھے کیا تو یہ غیبت ہو جائے گی اور مسلمان کی غیبت کرنا بھی حرام ہے (3): بدگمانی کرنے والا محض اپنے گمان پر صبر نہیں کرتا بلکہ وہ سامنے والے کے عیب تلاش کرنے میں لگ جاتا ہے اور کسی مسلمان کے عیب تلاش کرنا بھی گُناہ ہے (4): بدگمانی کی ہلاکت میں سے یہ بھی ہے کہ بدگمانی کرنے سے بُغض اور حسد جیسے خطرناک باطنی امراض پیدا ہوتے ہیں (5): بدگمانی کرنے سے 2 بھائیوں میں دُشمنی پیدا ہو جاتی ہے، ساس اور بہو ایک دوسرے کے خلاف ہو جاتی ہیں، شوہر اور بیوی میں ایک دوسرے پر اعتماد ختم ہو جاتا ہے، بدگمانی کی وجہ سے بات بات پر آپس میں لڑائی رہنے لگتی ہے اور بالآخر بعض دفعہ طلاق کی نوبت بھی آجاتی ہے۔ بدگمانی کی وجہ سے بھائی اور بہن کے درمیان تعلقات ٹوٹ جاتے ہیں اور یوں ایک ہنستا بستا گھر اُجڑ کر رہ جاتا ہے (6): دوسروں کے لئے بُرے خیالات رکھنے والے افراد پر فالج اور دل کی بیماریوں کا خطرہ زیادہ ہو جاتا ہے جیسا کہ حال ہی میں ایک تحقیقی رپوٹ

---

1 ...مسلم، کتاب البر والصلۃ، صفحہ: 994، حدیث: 2563۔

میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ وہ افراد جو دوسروں کے لئے مخالفانہ سوچ رکھتے ہیں اور اس کی وجہ سے ذہنی دباؤ کا شکار اور غصے میں رہتے ہیں ان میں دل کی بیماریوں اور فالج کا خطرہ 86٪ بڑھ جاتا ہے۔[1]

اللہ پاک ہمیں بدگمانی کی آفت سے محفوظ فرمائے اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم۔

(5): کسی کے عیب تلاش نہ کرو...!

اجتماعی زندگی کے آداب میں سے پانچواں ادب یہ ہے کہ

وَّلَا تَجَسَّسُوْا (پارہ:26، سورۂ حجرات:12) | ترجمۂ کنزُالعرفان: اور (پوشیدہ باتوں کی) جستجو نہ کرو۔

تَجَسُّس کسے کہتے ہیں...؟

لوگوں کی چھپی ہوئی باتیں اور عیب جاننے کی کوشش کرنا تَجَسُّس کہلاتا ہے۔[2]

❁ مثال کے طور پر کسی سے پوچھنا: رات دیر تک جاگتے رہتے ہو، فجر بھی پڑھتے ہو یا نہیں؟ ❁ کسی نے نوکر رکھا تو اُس سے پوچھنا: آپ کا نیا نوکر برابر کام کرتا ہے یا نہیں؟ یہ بھی بِلا اِجازتِ شَرْعی پوچھنا عیب ڈھونڈنا ہے اور اس سوال کے جواب میں پورا خطرہ ہے کہ جس سے پوچھا گیا وہ نوکر کے بارے میں کام چور ہے، حرام خور ہے وغیرہ کہہ کر گنہگار ہو جائے ❁ اسی طرح بِلا اِجازتِ شَرْعی کسی کا کوئی عیب مَعْلُوم کرنے کے لئے اس کا پیچھا کرنا، اس کے گھر میں جھانکنا وغیرہ بھی تَجَسُّس میں داخِل ہے۔

---

1 ...تفسیر صراط الجنان، جلد:9، صفحہ:435تا436بتغیر قلیل۔
2 ...حدیقہ ندیہ، الخلق الرابع والعشرون، جلد:3، صفحہ:160۔

تجسس کے متعلق 2 احکام

(1): مسلمان کی عیب جُوئی (یعنی اس کے عیب تلاش کرنا) حرام ہے **(2):** نوکر رکھنے یا کہیں شادی کا اِرادہ ہے تو حَسْبِ ضرورت مَعْلُومات کرنا گُناہ نہیں۔[1]

مسلمانوں کے عیب ڈھونڈنے کی مذَمَّت

حدیثِ پاک میں ہے: رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: اے وہ لوگو جو زبان سے تو ایمان لے آئے ہو مگر تمہارے دِل میں ابھی تک ایمان داخِل نہیں ہوا! مسلمانوں کی غیبت مت کرو اور نہ ان کے عُیُوب کو تلاش کرو کیونکہ جو اپنے مسلمان بھائی کا عیب تلاش کرے گا اللہ پاک اُس کا عیب ظاہِر فرمادے گا اور اللہ پاک جس کا عیب ظاہِر فرمادے تو اُسے رُسوا کر دیتا ہے اگرچہ وہ اپنے گھر کے اندر (چُھپ کر بیٹھا ہوا) ہو۔[2]

اے عاشقانِ رسول! اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی غیبت کرنا اور ان کے عیب ڈھونڈنا منافقوں کا کام ہے، یہ بھی معلوم ہوا کہ دوسروں کے عیب ڈھونڈنے کا انجام ذِلّت و رُسوائی ہے کہ جو شخص دوسروں کے عیب ڈھونڈتا ہے، یقیناً اس میں بھی کوئی نہ کوئی عیب ضرور ہو گا اور ممکن ہے کہ وہ عیب ایسا ہو جس کے ظاہر ہونے سے وہ معاشرے میں ذلیل وخوار ہو جائے۔ لہٰذا عیب تلاش کرنے والوں کو اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ ان کی اس حرکت کی بنا پر کہیں اللہ پاک ان کے وہ پوشیدہ عیوب ظاہر نہ فرمادے جس سے وہ ذلت و رسوائی سے دوچار ہو جائیں۔

---

1 ...گناہوں کے عذابات، حصہ:1، صفحہ:32۔

2 ...ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی الغیبۃ، صفحہ:765، حدیث:4880۔

عیبوں پر پردے ڈالئے...!

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے دوسروں کے عیبوں پر پردے ہی ڈالا کریں۔ بُخاری شریف کی حدیثِ پاک ہے، رسولِ اکرم، نورِ مُجسّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان کے عیب پر پردہ رکھا، اللہ پاک قیامت کے دن اس کے عیبوں پر پردہ رکھے گا۔[1]

اللہ پاک ہمیں دوسروں کے عیب تلاش کرنے سے بچنے، اپنے عیبوں کو تلاش کرنے اور ان کی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

(6): غیبت مت کیجئے...!

اجتماعی زندگی کے آداب میں سے چھٹا ادب یہ ہے کہ کسی بھی مسلمان بھائی کی غیبت نہ کی جائے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًاؕ (پارہ:26، سورۂ حجرات:12)	ترجمہ کنزُ الایمان: اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔

غیبت کسے کہتے ہیں؟

کسی کے بارے میں اس کی غیر مَوْجُودَگی میں ایسی بات کہنا کہ اگر وہ سُن لے یا اُس کو پہنچ جائے تو اُسے ناگوار معلوم ہو۔ اسے غیبت کہتے ہیں۔[2]

مثلاً کسی کے مجلس سے اُٹھ کر جانے کے بعد اس طرح کہنا: ✲ یار! وہ گیا، جان چھوٹی

---

1 ...بخاری، کتاب المظالم والغضب، صفحہ:630، حدیث:2442۔

2 ...غیبت کی تباہ کاریاں، صفحہ:438۔

✲ ڈیڑھ ہشیار ہے ✲ بات بات پر ہاہا کر کے ہنستا تھا وغیرہ۔ اسی طرح مُسْتَحَبّات ونوافِل میں سُستی کرنے والے کے بارے میں اس طرح کہنا: ✲ اُس نے زندگی میں کبھی عَاشُورا کا روزہ نہیں رکھا ✲ وہ اَوّابین کیا پڑھے گا! اُس کو یہ تو پوچھو کہ یہ نوافِل کس وَقْت پڑھے جاتے ہیں ✲ وہ تَبَرُّك کہہ کر نیاز تو کھالیتا ہے مگر اس کے لئے چندہ کبھی نہیں دیتا۔[1]

غیبت کے متعلق احکام

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بھی مسلمان کی عزّت میں سے ہے کہ ہم اس کی غیبت نہ کریں، نہ ہی سنیں کہ (1): غیبت گُناہِ کبیرہ، قطعی حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے (2): غیبت کو حَلال جاننے والا کافِر ہے (3): غیبت کرنے والا فاسِق و گنہگار اور عَذابِ نار کا حق دار ہوتا ہے (4): بغیر شَرْعِی مَجْبُوری کے غیبت سننے والا بھی غیبت کرنے والے ہی کی طرح گنہگار ہوتا ہے۔[2]

غیبت کی مذمت میں 3 احادیث

(1): فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ علیہِ وآلہٖ وسلَّم: کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا چیز ہے؟ صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم نے عرض کیا: اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم یعنی اللہ پاک اور اس کا رسول صلی اللہُ علیہِ وآلہٖ وسلَّم بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: تم اپنے بھائی کا وہ عیب بیان کرو جس کے ذکر کو وہ ناپسند کرتا ہے۔ عرض کی گئی: اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میرے بھائی میں وہ عیب موجود ہو جسے میں بیان کرتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: تم جو عیب بیان کر رہے ہو اگر وہ اس میں موجود ہو جب ہی تو وہ غیبت ہے اور اگر اس میں وہ عیب نہیں ہے تو پھر وہ بہتان

---

1 ...گناہوں کے عذابات، حصہ: 1، صفحہ: 27۔
2 ...گناہوں کے عذابات، حصہ: 1، صفحہ: 27۔

ہے۔[1] (2): اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: غیبت زِنا سے بھی زیادہ سخت چیز ہے۔ لوگوں نے عرض کیا، یا رسولَ اللہ! صلی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم، غیبت زنا سے زیادہ سخت کیسے ہے؟ ارشاد فرمایا: مرد زِنا کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اور غیبت کرنے والے کی تب تک مغفرت نہ ہوگی جب تک وہ معاف نہ کردے جس کی غیبت کی ہے۔[2] (3): رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صلی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: جب مجھے معراج کرائی گئی تو میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ناخن پیتل کے تھے اور وہ ان ناخنوں سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے، میں نے پوچھا: اے جبریل! علیہِ السّلام، یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ وہ افراد ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی غیبت کیا کرتے) اور ان کی عزتوں کو پامال کرتے تھے۔[3]

پیارے اسلامی بھائیو! غیبت، بدگمانی، تجسس اور مسلمانوں کی دِل آزاری وغیرہ بہت سارے گُناہوں کے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب **غیبت کی تباہ کاریاں** (جس میں آپ جان سکیں گے غیبت کی 18 سو سے زائد مثالیں، غیبت کرنے والے سے پیچھا چھڑانے کا طریقہ، غیبت کی جائز صورتیں، غیبت سے بچنے کا انوکھا طریقہ، غیبت کے بارے میں سوال وجواب اور اس کے علاوہ غیبت کے بارے میں کافی معلومات) اور رسالہ **احترامِ مسلم** پڑھ لیجئے! اسی طرح مکتبۃ المدینہ کی کتب (1): تکلیف نہ دیجئے (2): گُناہوں کے عذابات (3): بدگمانی (4): اور جہنّم میں لے جانے والے اَعمال بھی خریدیئے! انہیں

---

1 ...مسلم، کتاب البر والصلۃ، صفحہ: 1002، حدیث: 2589۔

2 ...شُعب الایمان، باب تحریم اعراض الناس، جلد: 5، صفحہ: 306، حدیث: 6741۔

3 ...ابو داؤد، کتاب الادب، صفحہ: 765، حدیث: 4878۔

پڑھئے اور عِلْم دین کا خزانہ حاصِل کیجئے!

دوسروں کی عزّت کے محافِظ بنیئے!

اے عاشقانِ رسول! ہم مسلمان ہیں اور اسلام نے ہمیں دوسروں کی عزّت کا محافِظ بنایا ہے، اس لئے ہم نے خُود تو دوسروں کی عزّت کرنی ہی کرنی ہے، اس کے ساتھ ساتھ دوسروں کی عزّت پر پہرا بھی دینا ہے ❀ مثلاً کوئی ہمارے مسلمان بھائی کی غیبت کر رہا ہے، اب ہم پر لازم ہے کہ اسے غیبت سے روکیں ❀ اگر روک نہیں سکتے تو وہاں سے اُٹھ جائیں ❀ اسی طرح کوئی ہمارے مسلمان بھائی کا مذاق اُڑا رہا ہے، اسے طعنے دے رہا ہے، اس کے عیب اُچھال رہا ہے تو جہاں تک بن پڑے ہمیں چاہئے کہ حکمتِ عملی کے ساتھ اپنے مسلمان بھائی کی عزّت کی حفاظت کریں اور ثواب کمائیں۔ حضرت ابو درداء رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو بھی اپنے مسلمان بھائی کی عزت کی حفاظت کرتا ہے اللہ پاک قیامت کے دن اس کی جہنم سے حفاظت فرمائے گا۔[1]

مسلمان کی عزّت افزائی کے نبوی انداز

اے عاشقانِ رسول! آیئے! آخر میں اپنے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی چند پیاری پیاری ادائیں سنتے ہیں، پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی یہ پیاری ادائیں بھی **مسلمانوں کی عزّت کرنے** کے لئے ہماری راہنما ہیں۔

❀ سلطانِ دو جہان صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم آنے والوں کو مَحبت دیتے ❀ قوم کے معزز فرد کا لحاظ

---

1 ...شرح السنہ، کتاب البر والصلۃ، باب الذب عن المسلمین، جلد:7، صفحہ:346، حدیث:3528۔

فرماتے اور اُس کو قوم کا سردار مقرر فرما دیتے ❁ آپ صلی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر رہنے والے ہر فرد کو یہی محسوس ہوتا کہ سرکار صلی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مجھ سے زیادہ محبت فرماتے ہیں ❁ خدمتِ بابرکت میں حاضر ہو کر گفتگو کرنے والے کے ساتھ اُس وَقت تک تشریف فرما رہتے جب تک وہ خود نہ چلا جائے ❁ آپ صلی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مجلس میں شوروغل ہوتا نہ کسی کی تذلیل (یعنی بے عزتی) ❁ آپ صلی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مجلس میں اگر کسی سے کوئی بھول ہو جاتی تو اُس کو شہرت نہ دی جاتی ❁ سلام میں پہل فرماتے ❁ بچوں کو بھی سلام کرتے ❁ اہلِ مجلس کی طرف پاؤں نہ پھیلاتے ❁ راہِ خدا میں جہاد کے سوا کبھی کسی کو اپنے مبارَک ہاتھ سے نہ مارا، نہ کسی غلام کو نہ ہی کسی عورت (یعنی زَوجہ وغیرہ) کو مارا ❁ آپ صلی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بات کرتے تو (اِس قدر ٹھہراؤ ہوتا کہ) لفظوں کو گننے والا گن سکتا تھا ❁ نہ کسی کو عیب لگاتے نہ ہی کسی کا عیب تلاش نہ کرتے ❁ کسی کی بات کو نہ کاٹتے البتہ اگر کوئی حد سے تجاوز کرنے لگتا تو اُس کو منع فرماتے یا وَہاں سے اُٹھ جاتے۔

اللہ پاک ہمیں بھی حضور کی ان پیاری پیاری اداؤں کو اپنانے اور مسلمانوں کی عزت و احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِی فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

---

1 ...مشکوٰۃ، کتابُ: الْاِیمان، باب: الْاِعْتِصَام، جلد: 1، صفحہ: 55، حدیث: 175۔

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سلام کرنے کی سنّتیں اور آداب

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم: اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ؛ سلام بات چیت سے پہلے ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! مسلمان سے مُلاقات کرتے وقت سلام کرنا سنت ہے۔ ❀ سلام کرتے وقت دل میں یہ نیت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگا ہوں اِس کا مال اور عزت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں ❀ دن میں کتنی ہی بار آمنا سامنا ہو کسی کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو ہر بار سلام کرنا کارِ ثواب ہے ❀ سلام میں پہل کرنا سنت ہے ❀ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحْمَةُ اللہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی اور وَبَرَکَاتُهٗ شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی ❀ اسی طرح جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللہِ وَبَرَکَاتُهٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصل کی جاسکتی ہیں۔

مختلف سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد: 3 سے حِصَّہ 16 اور شیخ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے۔

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیِّیْن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم۔

---

1 ...ترمذی، کتاب: الاستئذان، باب: ماجاء فی السلام قبل الکلام، صفحہ: 635، حدیث: 2699۔